

مولانا قاضی محمد سلیمان سیرت کی مشہور کتاب ”رحمۃ للعالمین“ کے مصنف تھے۔ وہ علم و عمل، زہد و کمال اور فضل و ورع دونوں کے جامع تھے۔ روشن دل اور دماغ تھے۔ ان کے جدید و قدیم دونوں خیالات حد اعتدال پر تھے۔ عربی زبان اور علوم دین کے مہر عام تھے۔ توراہ و انجیل پر فاضلانہ و باقدانہ نگاہ رکھتے تھے، غیر مسلموں سے مناظرہ کے شائق تھے۔ مگر ان کے مناظرہ کا طرز سنجیدگی، محتانت اور عالمانہ وقار کے ساتھ تھا۔ مسلماً اہلحدیث تھے۔ مگر اماموں اور مجتہدوں کی دل سے عزت اور حق کی محنتوں اور جانفشانیوں کی بھی قدر کرتے تھے وہ ندوۃ العلماء کے دیرینہ رکن تھے اور اسی وساطت سے ان سے تعارف حاصل ہوا اور تعارف نے باہم انس و محبت کی صورت پیدا کی۔ جب مل جاتے دیر تک ہم ذوقی کاللف قائم رہتا۔ جدید مناظرات و کلام اور محاسن اسلام کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو رہتی۔ اور اسی لطف میں توڑی دیر کے لیے ہر چیز فراموش ہو جاتی۔ ان کی مستقل تصانیف رحمۃ للعالمین اور الجمال و الکمال (تفسیر سورۃ یوسف) اور سفرنامہ حجاز یادگار ہیں، مگر سب سے زیادہ مقبولیت رحمۃ للعالمین نے حاصل کی۔ لوگوں نے اس کتاب کو بڑے ذوق و شوق سے پڑھا۔ خدا رحمۃ للعالمین کے مصنف کو اپنی رحمت عام سے نوازے۔^(۱۲)

مولانا شاہ سلیمان پھلواری

ہندوستان کے مشہور پرانے عالم و واعظ و خطیب مولانا شاہ سلیمان پھلواری نے ۲۷ صفر ۱۳۵۳ھ / جون ۱۹۳۵ء ۷۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔

مرحوم کے جوانی کے عہد میں تین باکمالوں کے درس کی سندیں ہندوستان میں بھیجی تھیں۔ فرنگی محل لکھنؤ میں مولانا عبدالحی صاحب، ساران پور میں مولانا احمد علی صاحب اور دلی میں مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی، شاہ صاحب نے فیض کے ان تینوں سرچشموں سے فائدہ اٹھایا۔ پہلے فرنگی محل آئے اور یہاں سے فارغ ہو کر ساران پور اور دہلی گئے۔

مرحوم وسیع النظر عالم، بذلہ شیخ ادیب، خوش بیان خطیب، پُر اثر واعظ، موقع شناس مقرر، اور بڑے بڑے بزرگوں کے حلقہ سے فیض یاب تھے۔ ان کو تاریخ کا شوق اور عربی نظم و نثر کا اچھا ذوق تھا۔ وہ مذہب کے لحاظ سے وسیع المشرب تھے۔ تاہم دو باتوں میں وہ نہایت سخت تھے۔ ایک تو اعتزال کے خیالوں سے بہت برہم ہوتے تھے اور دوسرے حضرت علی مرتضیٰ اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کی محبت و تعظیم میں بے حد غلو فرماتے تھے۔

میرے ساتھ مرحوم کے گونا گوں تعلقات تھے۔ مجھے اپنے عزیز سے کم نہیں سمجھتے تھے۔